جلد ۲۶ | مورخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۶

مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے کی ضرورت

مسٹر ایم۔ این۔ جنگ پارلیمنٹری سیکرٹری وزیر اعظم یو۔ پی کا ایک مضمون اخبار "ملاپ" میں چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات پر بحث کی ہے۔ کہ جو لوگ آج کل یہ کہتے ہیں۔ کہ "اسلام خطرہ میں ہے" وہ یہ کہہ کر ہندوستان کے مسلمانوں کو بزدل بنا رہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "اسلام ایک تعمیری قوت ہے۔ جو وقت کو تو اپنے مطابق بنا لیتا ہے۔ مگر خود ماحول اس پر نظر انداز نہیں ہو سکتا۔ یہ خود حکومت کرتا ہے۔ اور اپنے لئے ایک نئی دنیا پیدا کرتا ہے"

یہ صحیح ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسلام کے صادق اور مخلص مجاہد بھی ہوں۔ جو اسلام کو اصلی رنگ میں پیش کر سکتے ہوں۔ اور ان کی اپنی زندگی اسلامی تعلیم کے مطابق ہو:۔

اسلام کی اعلٰے اور ناقابل مفتوح تعلیم اور قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی بہادری اور جوانمردی کا ذکر کرتے ہوئے صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"اسلام نے سکھایا۔ کہ بنی نوع انسان کی بہبودی کا راستہ لٹریچر اور آرٹ کی ترقی۔ قیام امن۔ اور روحانی ترقی میں مضمر ہے مسلمانوں نے متعدد بار مدافعتی لڑائیوں میں حصہ لیا۔ اسلام کی تلوار ہمیشہ انصاف۔ مساوات۔ اتحاد۔ اخوت اور حریت کے تحفظ کے لئے اٹھی۔ مادر وطن کے ڈیفنس۔ اور ماؤں۔ بہنوں۔ اور بیٹیوں کی عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے اسے میان سے باہر نکالا گیا۔ ان تمام خوبیوں کے علاوہ مسلمانوں نے جرأت دلیری۔ قوت برداشت۔ صنعت۔ اقتصادیات اور حوصلہ بھی پیدا کیا۔ اور یہ مسلمانوں کی قومی خوبیاں بن گئیں"۔

یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر سوال یہی ہے۔ کہ کیا اس وقت ایسے مسلمان موجود ہیں۔ اور ان میں یہ صفات پائی جاتی ہیں۔ نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ چنانچہ معزز مضمون نگار صاحب کو بھی جو خود مسلمان ہیں اعتراف ہے۔ کہ "مسلم لیڈر اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں"۔ "بہت سے مسلمان لیڈر۔ صحیح اسلام کا بالکل عکس ہیں۔ سادہ لوح مسلم عوام کو غلط خطرات کا نام لے کر اشتعال اور خوف دلایا جاتا ہے اور اس طرح انہیں بزدل بنایا جاتا ہے"۔ پھر وہ یہ بھی ضروری قرار دیتے ہیں۔ کہ "ان لیڈروں کو ترک کرنا پڑے گا اور ان کی جگہ نئے لیڈروں کی ضرورت ہے۔ جن کی رگوں میں اسلام کی صحیح سپرٹ موجزن ہو"

ان حالات میں صاف ظاہر ہے کہ اسلامی صفات سے عاری مسلمانوں کو یہ سنانے سے کہ اسلام میں یہ یہ خوبیاں ہیں اور ازمنہ ماضیہ کے مسلمانوں میں یہ یہ صفات تھیں۔ وہ اتنے بہادر اور ایسے جری تھے۔ کہ "اسلام نے اپنی لڑائیوں میں کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ یہ اقلیت میں ہے۔ نہ ہی کبھی مسلمانوں نے یہ سوچا۔ کہ ان کی غیر تربیت یافتہ فوج کے سامنے بہت بھاری قوتیں صف آرا ہیں" ان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اور نہ وہ اس خطرہ سے نکل سکتے ہیں جس میں باوجود آٹھ کروڑ ہونے کے مبتلا ہیں۔ قرون اولےٰ کے مسلمانوں کو کس چیز نے باوجود قلیل التعداد اور بے سروسامان ہونے کے ایسا دلیر اور جری بنا دیا تھا کہ انہوں نے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور کوئی چیز کسی موقعہ پر بھی انہیں خوف زدہ نہ کر سکی۔ ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ حالت اسلام سے وابستگی اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ پس اب بھی جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنایا جائے۔ ان کے سامنے اسلام اپنی خوبیوں اور بے مثال برکات کے ساتھ رکھا جائے۔ اور ان پر واضح کیا جائے۔ کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے آج بھی اسی طرح خدا تعالٰے کا وصال ہو سکتا ہے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تھا۔ کیونکہ اسلام کا خدا آج بھی زندہ ہے اور وہ اپنے بندوں کی پکار اب بھی سنتا ہے۔ اس کے بعد ان میں وہ جرأت اور دلیری خود بخود پیدا ہو جائے گی جس پر دنیا کی کوئی طاقت غالب نہ آ سکے گی۔ اور پھر کوئی چیز مسلمانوں کو مرعوب نہ کر سکے گی۔

کاش وہ لوگ جو مسلمانوں کی ترقی اور بہبودی کے خواہاں ہیں۔ جو مسلمانوں میں وہی صفات دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو ازمنہ ماضیہ کے مسلمانوں میں تھیں۔ وہ یہ بھی کوشش کریں۔ کہ مسلمان نام کے مسلمان نہ ہوں۔ بلکہ حقیقی مسلم بن جائیں۔ اس کے بغیر ان صفات کا حاصل ہونا ممکن نہیں:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بفضل خدا خیر و عافیت ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری بمبئی بسلسلہ تبلیغ اور نظارت بیت المال کی طرف سے قریشی امیر احمد صاحب ضلع سرگودھا کی جماعتوں میں فراہمی چندہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

مولوی قمر الدین صاحب بنگہ ضلع جالندھر سے واپس آ گئے ہیں۔

دین کو دنیا پر مقدم کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"یہ بالکل اس آیت قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ کا ترجمہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ جو اللہ کے پاس ہے۔ وہ تجارت اور لہو سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم اپنی سستیاں چھوڑ دو۔ قربانیاں کرو۔ اور دین کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لو۔ تو یہ تمہارے لئے بہت زیادہ بہتر ہے۔ پس اے پروفیسرو۔ اے ڈاکٹرو۔ اے وکیلو۔ اے سرکاری ملازمو۔ اے تاجرو۔ اے صناعو۔ اور اے ہر قسم کا پیشہ کرنے والو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو۔ تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ۔ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو۔ واللہ خیر الرازقین۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ اور دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے۔ اور دین کے لئے اپنا قیمتی وقت دو گے۔ تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا۔ بلکہ یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں حقیر و ذلیل آنے لگیں گی۔"

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والو! تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کا جائزہ لے کر دیکھ لو۔ کیا آپ نے وہ عہد جو اپنے مقدس امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ اسے سو فی صدی پورا کر دیا ہے یا نہیں۔ اگر اس میں کچھ کسر ہے۔ تو اسے اس ماہ میں پورا کر لیں۔ تا آپ ایفاء عہد کرنے والے اور صادق العہد ٹھہریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چودھری غلام یٰسین صاحب کو اطلاع

چودھری غلام یٰسین صاحب مجاہد تحریک جدید کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً واپس مرکز میں آ جائیں۔ اگر کسی دوست کی نظر سے یہ سطور گزریں۔ اور ان کو اس وقت چودھری صاحب کے متعلق علم ہو تو وہ ان کو فوراً اطلاع دینے کی کوشش کریں۔

انچارج تحریک جدید

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہنچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں۔ جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہونچایا جا سکتا ہے پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رہے۔ کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

امید ہے کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کر دیں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے اور چونکہ اس دن دفاتر میں بھی تعطیل ہو گی۔ اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

بنگال احمدیہ کانفرنس کا بائیسواں سالانہ جلسہ

آخری دن کی روئداد

برہمن بڑیہ ۱۰ اکتوبر۔ (بذریعہ تار) بنگال احمدیہ کانفرنس کا بائیسواں اجلاس بروز ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ حسب معمول مستورات کی میٹنگ بھی ہوئی۔ جس کی صدارت مسز خلیل الرحمٰن صاحب دہلوی نے کی۔ اس میں عورتوں کے علاوہ مردوں نے بھی حقوق نسواں۔ نسوانی تعلیم کی اہمیت اور سوشل تعمیر نو کے متعلق احمدیہ سکیم کے موضوع پر تقریریں کیں۔ اور قرار پایا۔ کہ احمدی عورتوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ کہ لباس اور گھر بالکل صاف ستھرے ہوں۔ روزانہ صفائی کی جائے۔ اور اس بات کا خاص اہتمام کیا جائے کہ محلوں میں کم سے کم ہفتہ وار صفائی ضرور ہو۔ مولانا نیر نے میجک لنٹرن کے ذریعہ لیکچر دیا۔ آپ نے حضرت رام۔ کرشن اور بدھ کی زندگیوں کے متعلق مختلف سلائیڈز دکھائے۔ نیز کعبہ۔ مکہ۔ حج۔ اور سمندر پار احمدیوں کی سرگرمیوں کے متعلق نظارے دکھائے۔ جن سے حاضرین میں ایک زندگی کی روح پیدا ہو گئی۔

لازمی چندہ (چندہ عام و حصّہ آمد) کی ادائیگی دوسرے چندوں پر مقدّم ہے

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ عام (جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے) ایک لازمی اور فرض چندہ ہے۔ اور سب سے مقدم ہے کیونکہ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی۔ کہ:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا"

(ملاحظہ ہو۔ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایسا شخص حصار احمدیت سے بے پناہ ہو کر دراصل دین و دنیا میں خدا تعالیٰ کی امان سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفا بھی زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا مطالبہ فرماتے ہوئے ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۱۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ خاص طور پر زور دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ "تحریک جدید میں ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے"

نیز اس خطبہ میں فرمایا:-

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ خود آ اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں جو جماعتیں اس حکم کے مطابق اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"

اس کے متعلق مزید تاکید کے لئے اس خطبہ میں حضور نے سکرٹریوں کو حکم دیا۔

"جماعتوں کے سکرٹریوں کو چاہیئے کہ وہ میرے اس خطبہ کے پہنچنے کے بعد اپنی جماعتوں کو اکٹھا کریں۔ اور انہیں کہیں۔ کہ امیر المومنین کا حکم ہے۔ کہ آج وہی شخص اس جنگ (یعنے تحریک جدید کے مطالبات) میں شامل ہو گا۔ جو اپنے بقایوں کو بے باق کر کے آئندہ کے لئے فریضہ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے گا"

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیزی والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچتے رہیں گے۔ (اس موقع پر ایک ہر دلعزیزی کی طویل مثال بھی بیان فرمائی) تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کر دیں گے اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دیں گے"

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے متعدد جگہ لازمی چندوں کی اہمیت بالصراحت واضح فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز تو نہیں کر رہا کیونکہ اس وقت جماعت کے سامنے بعض اور ضروری تحریکات بھی ہیں مثلاً تحریک جدید۔ خلافت جوبلی فنڈ۔ تحریک خاص وغیرہ وغیرہ۔ یہ تحریکات بھی اگرچہ وقتی طور پر نہایت ضروری ہیں۔ لیکن پھر بھی بمقابلہ لازمی چندہ کے ان کا درجہ نوافل سے زیادہ نہیں چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے اہم اور مقدم ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بیک وقت متعدد تحریکات کی وجہ سے ان تحریکات میں حصہ لینے کے لئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ احباب اور عہدہ داران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بناء پر لازمی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کرے گا۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک موردِ الزام ہو گا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہو گی۔ کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے۔ اور سمجھ لے۔ کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو خدا تعالےٰ کو ہی یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی عبادت کی جاتی ہے یا اس طرح کہ رمضان کے روزے تو نہ رکھے۔ اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال وعبادات ہرگز خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہٴ اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس جہاں میں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں وہاں میں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ لیکن ان میں حصہ لینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ اصول کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے ورنہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالےٰ کو ہرگز پسند نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بہت نادان وہ شخص ہے۔ کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں" (تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۵)

پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں۔ کہ لازمی چندوں میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہو۔ تو اس کا فوراً تدارک کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں۔

۴۸

اس تحریک کے لکھنے کا میرے لئے یہ امر بھی موجب ہوا ہے۔ کہ گذشتہ پانچ ماہ میں سال گذشتہ کے انہی پانچ ماہ کی نسبت چندہ میں کچھ کمی ہے۔ جس کے متعلق خیال پیدا ہوا۔ کہ موجبات کمی میں نئی تحریکات کا کچھ دخل نہ ہو۔ اس لئے بروقت جماعت کو متوجہ کر دیا گیا ہے۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ واری کے سمجھنے اور تمام نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ناظر بیت المال۔

مرثیہ حضرت خواجہ عبید اللہ صاحب بسملؓ

از شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی-اے-ایل-ایل-بی ایڈووکیٹ کپورتھلہ

مرا ایں نکتہ از پیرِ خرد خاطر نشانستے
جہاں یکسر دو رنگ آرد شتاب آرد درنگ آرد
عیارِ دولتِ اکبر مدارِ صولتِ سنجر
ستائش مر خدائے را کہ در دنیا و در عقبےٰ
تراحسانش نمو گیرد زِ لطفش رنگ و بو گیرد

کہ دولت بہم جانستے قناعت بہ ازانستے
بصُبحے ارغوانستے بشامے زعفرانستے
بسا گنجِ گرانستے بسا رنج روانستے
ہمو روزی رسانستے معین و مستعانستے
اگر روح و روانستے وگر تاب و توانستے

چوے خواہی حیاتِ نو بملکِ احمدیت رو
کہ از صدق و صفائے آں کہ از عشق و وفائے آں
بیا چوں حضرتِ بسمل بکن در قادیاں منزل
ز دنیا گوشہ گیری ہا زِ گوشہ توشہ گیری ہا.

زمینش آسمانستے مکانش لامکانستے
نہ در دلہا دخانستے نہ بر لبہا فغانستے
ہمیں دار الامانستے ہمیں دار الجنانستے
بہارِ بے خزانستے بہشتِ جاودانستے

طبیبِ کاملِ حاذق حبیبِ مخلصِ صادق.
زباں دانِ زباں آور سخن رانِ سخن پرور
کلامِ دیگراں دیدم بہ نظمش باز سنجیدم
بہ بیں فضل و کمالِ او کہ نظمِ بے مثالِ او
یکے بنگر کلامش را کہ بشناسی مقامش را.
اتالیق[1]. ارجح[2] و مرآۃ[3] و ہم آں پارسی نامہ[4]
حیات[5] و مدّ و جزر[6] و خاتم[7] و حق الیقین[8] او
کلامش را چو مے خوانی مقامش را ہمے دانی

زچشمِ ما نہانستے چہ مشکل امتحانستے
کہ ہم عذب البیانستے کہ ہم رطب اللسانستے
تفاوت بیکرانستے تقابل درمیانستے
چہ تیغِ اصفہانستے کہ در ہندوستانستے
بہ غالب ہم عنانستے بہ عرفی ہم قرانستے
چہ دلکش داستانستے کزو باقی نشانستے
بخوبی بوستانستے نصیبِ دوستانستے
کہ طبعش نکتہ دانستے کہ بحرش بیکرانستے

گہر ہر جا نثار آید ہنر ہر جا بکار آید
ہنر آموختن باید ہنر اندوختن شاید
چو دورِ آخریں آمد ہنر تبلیغِ دیں آمد
زہے شاعر کہ محبوبش بہر گفتار مطلوبش
بدا شاعر کہ آزارد روانِ خویش آزارد

چنیں رسمِ جہانستے چنیں دورِ زمانستے
مفیدِ جسم و جانستے مفیضِ خان و مانستے
بروحق مہربانستے کہ راحق بر زبانستے
مسیحائے زمانستے خدائے کن فکانستے
زبانِ او زبانستے جنانِ او جنانستے

ایا استادِ حق پرور ترا ایں بندہ مظہر
درِ معنی بسجاں سُفتم حقیقت را عیاں گفتم
دریں ابیاتِ جاں پرور کہ آمد بر زبانم بر.
مگر از عفو برگیری مگر از لطف بپذیری
دعائے تو ہمے گوید وفائے تو ہمے جوید.

بہ خیلِ خادمانستے بہ ذیلِ ایرمانستے
نہ ایں زورِ بیانستے نہ رنگیں داستانستے
نہ حرفے رائگانستے نہ لفظے شائگانستے
محقر ارمغانستے کجا شایانِ شانستے
زباں تا در دہانستے قلم تا در بنانستے

صبا اے پیکِ مہجوراں بگو مختار و گوہر را
کہ بسمل در جنانستے کہ مظہر نوحہ خوانستے

[1] اتالیق فارسی [2] ارجح المطالب [3] مرآۃ اسلام [4] پارسی نامہ [5] حیاتِ بسمل [6] مدّس مدوجزر اسلام [7] خاتم النبیین [8] حق الیقین

تصانیف حضرت بسمل مرحوم

ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات اور ان کی روک تھام

اس ملک کی بدقسمتی اور بدنصیبی پر کسے رونا نہ آئیگا۔ جس میں پہلو بہ پہلو اور دیوار بہ دیوار بسنے والے آئے دن آپس میں لڑتے اور فسادات برپا کرتے رہتے ہیں۔ شاذ ہی کوئی مہینہ ایسا گزرتا ہو۔ جس میں کسی شہر کے در و دیوار سے بیواؤں کی دلفگار آہیں اور یتیموں کے دلدوز نالے سنائی نہ دیتے ہوں۔ مکانات دوکانات اور دیگر املاک و جائیدادیں نذر آتش نہ ہوتی ہوں۔ یہ ہمارے ملک ہندوستان کی حالت ہے۔

ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات وبائی مرض کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور افسوس ہے۔ کہ نئے آئین کے بعد حکومت میں اہل ملک کا بہت کچھ دخل ہو جانے کے باوجود ان میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادتی ہو رہی ہے۔ اور ہمارے ملکی لیڈروں نے آج تک کوئی ایسی مؤثر تدبیر اختیار نہیں کی۔ جس سے اس لعنت کو ملک سے دور کیا جا سکے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ان فسادات کا باعث غیر ملکی حکومت ہے۔ وہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں کا اتحاد گوارا نہیں کر سکتی۔ اس لئے کوئی نہ کوئی سبب ایسا پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے کوئی نہ کوئی جھگڑا جاری رہے۔ ممکن ہے۔ اس خیال میں کوئی صداقت ہو۔ اور حکومت کے بعض افسروں کے متعلق گذشتہ چند سالوں میں ہمیں جو تجربہ ہوا ہے۔ اس کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس خیال کی قطعی تردید کرنا مشکل ہے۔ اور اسے بالکل بے بنیاد نہیں کہا جا سکتا لیکن پھر بھی ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ ان فسادات کی بہت بڑی ذمہ داری برادرانِ وطن کی مخصوص ذہنیت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ مذکورہ بالا رنگ کے افسروں کو بھی اس سے مدد مل جاتی ہو۔

ہندو اور پڑھے لکھے ہندو اب تک اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے۔ یا عمداً نہیں سمجھنا چاہتے۔ کہ فساد کا بنیادی سبب دوسروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر دینے کی کوشش ہے اور وہ برابر اس خیال میں مگن ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ہندوستان میں ہندو تمدن کو قائم کر کے اسلامی تمدن کو مٹا دیا جائے۔ مسلمانوں کو مجبور کر کے ان کی خوراک تک پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ اور جب وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے نتیجہ میں لازماً فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کی اس فساد انگیز ذہنیت کی ایک مثال ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

ہندوؤں کے ایک مقتدر اخبار "ہندو" میں ایک تعلیم یافتہ ہندو نے جو بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر بھی ہیں۔ "فسادات کی روک تھام کیسے ہو" کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھا ہے۔ جس کے دوران میں تحریر فرماتے ہیں۔

"نوّے فی صدی فساد محض گاؤکشی کے بارے میں ہوتے ہیں جہاں کہیں فساد برپا کرنا ہو وہاں گاؤکشی کی اجازت دے دو۔ بس فسادات ہو پڑینگے۔ آئے دن ایسا ہوتا رہتا ہے ...... یہ امر نہایت قابل افسوس ہے۔ کہ (سرکاری حکام) بھی ایسی اجازتیں دیتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کریں۔ تو مذہبی آزادی میں فرق آتا ہے۔ یہ ایک ازکھا خیال آزادی ہے۔ وہ اگر فتنہ فساد لوٹ مار قتل و خون بھی اپنا مذہبی فعل سمجھتے ہیں۔ کیا وہ اس کی بھی اجازت دیدیں گے ایک برے فعل کے نتائج دیکھکر اس کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہئیے ...... ایک قانون گاؤکشی کے خلاف پاس کرانا چاہئیے تب فساد بند ہو سکتے ہیں .... گاؤکشی بند کرنے سے ضرور فسادات بند ہوں گے۔ یہی طریقہ ان کے بند کرنے کا ہے"

(۱۹ ستمبر ۱۹۳۸ء)

غور فرمائیے کس قدر مؤثر اور شائستہ طریق فسادات کی روک تھام کا پیش کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے متعلق کس قدر روادارانہ اور اتحاد پرور خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس مشورہ پر عمل کرنے سے جہاں تک فسادات کے سدباب کا تعلق ہے۔ اس کا اندازہ تو ہر وہ شخص جس کے دماغ میں شئے لطیف کا کوئی ذرہ موجود ہے۔ بآسانی کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بات اس سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور وہ یہ کہ نوّے فی صدی فسادات ہندو کرتے ہیں۔

گاؤکشی کی اجازت کے بعد فساد کا ضروری طور پر پیدا ہونا صاف بتاتا ہے۔ کہ اس کا موجب ہندو ہوتے ہیں۔

نامہ نگار مذکور نے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کے حق سے محروم کرنے کا مشورہ دینے کے علاوہ جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ بھی نہایت ہی شرمناک اور دلآزار ہیں۔

معلوم نہیں انہیں کس بیوقوف نے یہ بتایا ہے۔ کہ مسلمان فتنہ فساد لوٹ مار قتل و خون کو بھی اپنا مذہبی فعل سمجھتے ہیں" یہ اسلام ایسے پاکیزہ اور سلامتی کی تعلیم دینے والے مذہب کی بہت بڑی توہین ہے۔ اسلام ان جرائم میں سے کسی کو بھی جائز نہیں رکھتا۔ اور ان کے ارتکاب کو خطرناک گناہ قرار دیتا ہے۔ یہ یقین نہیں آتا۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو رہتے ہوئے ان کے متعلق اس قسم کے گندے اور گھناؤنے خیالات کس طرح ایک تعلیم یافتہ ہندو کے دل میں جاگزیں ہو سکتے ہیں۔ اور وہ کس طرح دیانتداری کے ساتھ یہ رائے رکھ سکتا ہے کہ اسلام مجرمانہ افعال کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور اس لئے لازماً اس قسم کی زہریلی رائے زنی کو تعصب پر محمول کرنا پڑتا ہے۔ اور یہی وہ تعصب اور کینہ ہے۔ جو ہندو مسلمانوں کو باہم ملنے نہیں دیتا۔

تعجب ہے کہ ایک طرف تو اسلام کے خلاف اس قدر غلط بیانی اور بیہودہ سرائی کر کے اسے دنیا کا بدترین مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف خود ہی اس کی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اسلام گاؤکشی کو لازمی قرار نہیں دیتا" اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اسلام جو گائے کشی کو اس لئے لازمی قرار نہیں دیتا۔ کہ اگر کسی موقع اور محل کے لحاظ سے مناسب ہو۔ اور کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہو۔ تو مسلمان اس سے باز رہ سکیں۔ وہ یہ کیونکر جائز قرار دے سکتا ہے۔ کہ فتنہ و فساد لوٹ مار اور قتل و خون کو اپنا حق سمجھو۔

پھر اسلام تو یہاں تک رواداری سے کام لینے اور دوسروں کے جذبات کا پاس کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کہ فرماتا ہے۔ مشرکین کے بتوں کو بھی برا بھلا نہ کہو۔ پس اسلام نے گائے ذبح کرنا مسلمانوں کے لئے لازمی قرار نہیں دیا۔ بلکہ حالات اور ضروریات پر اسے رکھا ہے۔ لیکن اس سے کسی کو یہ حق تو حاصل نہیں ہو جاتا۔ کہ [illegible] کے ذریعہ چھین لے۔ ہاں روادارانہ تعلقات کی بنا پر مسلمانوں کو اس سے باز رکھا جا سکتا ہے۔

پھر یہ امر بھی غور طلب ہے۔ کہ ہندو گاؤکشی کی وجہ سے ملک میں آئے دن فتنہ و فساد پیدا کرنے رہنا کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔ جب کہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ ویدک زمانہ میں گائے کا گوشت استعمال کیا جاتا تھا۔ اپنے اس دعویٰ کی تائید میں ہم دور حاضرہ کے ایک بہت بڑے فاضل ہندو کی ایک تاریخی تصنیف سے صرف ایک حوالہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے صاحب نے جو تاریخ ہند لکھی ہے۔ اس کے باب سوئم میں ویدک زمانہ کی تہذیب بیان کرتے ہوئے صفحہ ۹۶ پر رقمطراز ہیں۔ کہ

"ویدک آریوں کے [illegible] گئو کی بڑی عزت تھی۔ گو یہ کہنا ناممکن ہے۔ کہ وہ لوگ گوشت بالکل نہ کھاتے تھے"

پس جب ہندو مورخین ویدک زمانہ میں اس چیز کے استعمال کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر آج ہندو مسلم فسادات کی بنیاد اس پر رکھ کر مسلمانوں کو ان کے جائز حق سے زبردستی محروم کرنے کی کوشش کرنا ہندو مسلم فسادات کی روک تھام کا باعث نہیں ہو سکتا۔ ہاں ان میں اضافہ کا موجب ضرور ہوگا

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

جب سے مولوی محمد یار صاحب عارف کلکتہ تشریف لائے ہیں۔ دعوت و تبلیغ نیز جماعت کے احباب کی تعلیم و تربیت پر خاص طور پر زور دے رہے ہیں۔ تبلیغی سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ ہفتہ میں تین روز۔ سنیچر۔ منگل اور جمعرات شہر کلکتہ کے تین مختلف پارکوں میں تقریروں کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے۔ ہر جلسہ میں مختلف اقوام و مذاہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ تقریروں کے بعد مناسب لٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے دار التبلیغ میں آنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ جلسوں میں مجمع کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز ہوتی ہے

پھر ہر اتوار کو دار التبلیغ میں جلسہ ہوتا ہے۔ اس میں احمدی احباب کے علاوہ اب تو غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات بھی نہایت شوق کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ غیر مسلم احباب خاص طور پر دلچسپی اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ تقریریں اردو۔ بنگلہ اور انگریزی میں ہوا کرتی ہیں۔ ۲ر اکتوبر دار التبلیغ میں جو جلسہ ہوا وہ کئی لحاظ سے نہایت شاندار اور کامیاب رہا۔ جلسہ مذکورہ حاجی مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ بھائی دوست محمد صاحب۔ لیڈ مرچنٹ نے کشتی نوح سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مولوی عبدالحفیظ صاحب سکرٹری مال نے "احمدیت ہندوستان کے لئے کیا کر سکتی ہے" کے موضوع پر مدلل تقریر کی انہوں نے بتایا کہ موجودہ تہذیب و تمدن میں جو نقائص ہیں اور جن سے ہندوستانی بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کو صرف احمدیت ہی دور کر سکتی اور ہندوستان کو دینی و دنیوی ترقی دلا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اسی مقدس ذات کی دی ہوئی تعلیم ہے۔ جو اس نہر کے پانی کو صرف پاک و صاف کرنا چاہتی ہے جس کو بنی نوع انسان نے اپنے اعمال سے گندہ کر دیا۔

ان کے بعد مولوی محمد یار عارف صاحب نے صداقت احمدیت پر بہت عمدہ پیرایہ میں تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ جس وقت احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ اس وقت مسلمانوں کے دو گروہ تھے ایک وہ جو بالکل ظاہر پرست خشک ملا حقیقت اسلام سے بے خبر تھے اس لئے کسی دوسرے کی بھی تسلی نہ کر سکتے تھے۔ دوسرے وہ جو سمجھتے تھے کہ اسلام کے ظاہری ارکان نماز و روزہ وغیرہ میں رکھا ہی کیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ان دونوں قسم کے لوگوں کی غلطی کو آشکارا کیا۔ اور اسلام کی اصل حقیقت ظاہر کر کے ایک ایسی جماعت قائم کی۔ جو ایک طرف اسلام کے ظاہری ارکان کی پابند ہے اور دوسری طرف ہر اسلامی مسئلہ کی دلیل اور حکمت قرآن مجید سے پیش کرتی ہے۔ اس وجہ سے اب اسلام کو اطراف عالم میں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اگر سلسلہ احمدیہ کی صرف اسی خدمت کو دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

آخر میں مولانا نیر صاحب نے احمدیت کی سچائی بیان کرتے ہوئے مختلف مشنوں کا اور بعض واقعات کا نہایت خوبی کے ساتھ اور مؤثر پیرایہ میں ذکر کیا۔ اور بتایا کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کی اقوام اسی وقت حقیقی اور کامل امن حاصل کریں گی جب کہ ان کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی۔ اور ایسا ہو کر رہے گا کیونکہ اس سلسلہ کی پچاس سالہ ترقی ہمیں یقین دلاتی ہے کہ احمدیت بہت جلد ساری دنیا میں پھیل جائے گی

آپ کی تقریر بہت پُر اثر تھی۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب مولوی دولت احمد خان صاحب وکیل۔ مولوی امیر علی صاحب۔ مولوی بہاء الحق صاحب و نیز خواجہ شمس الدین صاحب احباب جماعت بھی قابل مبارکباد ہیں۔ کہ جلسوں کو کامیاب بنانے میں خاص طور پر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ دوسرے احباب و نوجوانان جماعت کو بھی چاہئے کہ حسب توفیق خدمت کے لئے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔

خاکسار۔ محمد شمس الدین از کلکتہ

درخواست دعا میرا ایک غیر احمدی نوجوان عزیز بدر الدین بیمار ہے اس کی درخواست ہے کہ بزرگان سلسلہ و تمام احباب جماعت احمدیہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد شمس الدین از کلکتہ

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کر دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہ راست چندہ ارسال کریگا تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اسلئے آئندہ کیلئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں۔ تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت لے لیں۔ ناظر بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر درمٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز اور حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی پندرہ روپے عہ ۱۵

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ ستے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے ۲ر

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو۔ ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی بیشی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

50

تریاق معدہ و امعاء یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم اپھارہ بدہضمی گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت ۲ اونس کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۹/ اکتوبر۔ سر سکندر حیات خان نے کراچی جانے کے لئے یہاں سے ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے قبل ایک اخباری نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ مسلم فیڈریشن کی تحریک کی میں تائید نہیں کر سکتا۔ اور کوئی بھی محب وطن ہندوستان کو اس طرح ٹکڑوں میں تقسیم کر دینے کی حمایت نہیں کرے گا کیونکہ اس طرح سوراجیہ کا حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

کراچی ۹/ اکتوبر۔ مسلم لیگ کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ میں اپنے کانگرسی دوستوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں کسی حالت میں بھی اپنی فوجوں کو کسی بیرونی ممالک میں بھیجا جانا گوارا نہیں کروں گا انہیں ہندوستان کے اندر ہی رکھا جائیگا ہندوستانی افواج کے فلسطین میں بھیجے جانے کی نسبت میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ مجھے گولی سے مار دیا جائے۔ اس وقت تک جو فوجیں بھیجی گئی ہیں۔ وہ برطانوی فوجیں تھیں جو یہاں مقیم تھیں۔

کراچی ۹/ اکتوبر۔ مسٹر جناح کوشش کر رہے ہیں کہ مسلم ممبروں کو لیگ پارٹی میں شامل کر کے سندھ میں مسلم لیگ کی وزارت قائم کریں۔ امید کی جاتی ہے کہ انہیں اس میں کامیابی حاصل ہو گی۔ چار مسلمان ممبروں نے لیگ کے حلف نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ بنگال کے وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ میں یہاں مسلم لیگ کی وزارت قائم کر کے ہی بنگال واپس جاؤں گا۔

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو ہوا باز لنڈن کے اوپر پرواز کریں۔ وہ ان غباروں سے محتاط رہیں۔ جو ہوائی حملہ سے شہر کو بچانے کے لئے اوپر چھائے رہا کریں گے۔ ان غباروں میں کوئی ایسی چیز بھر دی گئی ہے کہ جو ہوائی حملہ کے وقت شہر کے اوپر چھت کا کام دے گی۔ یہ غبارے گیس کے ذریعہ ادھر ادھر حرکت کرتے ہیں۔

دہلی ۹/ اکتوبر۔ لنڈن کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ لارڈ لنلتھگو ناکام واپس آ رہے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ نے فیڈریشن کی موجودہ سکیم میں کوئی تبدیلی منظور نہیں کی۔

کراچی ۹/ اکتوبر۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مسٹر جناح کو یہ اختیار دیدیا ہے کہ مسٹر بوس صدر کانگریس کے خط کا جواب بھیج دیں۔ جس میں یہ صراحت کر دی جائے کہ مسلم لیگ انہی شرائط پر مصالحت کے لئے تیار ہے۔ جو مسٹر جناح اپنے گذشتہ خط میں لکھ چکے ہیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ گورنر آسام سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اسمبلی کا اجلاس جلد از جلد بلائے جانے کے احکام جاری کریں۔ مسلم نیشنل گارڈ کے قیام کی تجویز آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس کے اجلاس پر ملتوی کر دی گئی جو آئندہ ماہ نومبر میں منعقد ہو رہا ہے

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کینیڈا کی دعوت پر مالک معظم آئندہ موسم گرما میں کینیڈا جائیں گے۔

سویز (بذریعہ ڈاک) امیر سعود ولی عہد حکومت حجاز و نجد آج یورپ سے واپسی پر یہاں سے گذرے اور ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ سلطان ابن سعود کی نظر میں قضیہ فلسطین نجد کے قضیہ کی نسبت کم اہمیت نہیں رکھتا وہ تو کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کہ نجد اور ہے۔ اور فلسطین اور

برلن ۹/ اکتوبر۔ شاہ جاپان نے جرمنی کے ساتھ اپنی دوستی کے اظہار کے طور پر ہٹلر کے لئے ایک جاپانی نشانِ اعزاز ارسال کیا تھا۔ مگر ہٹلر نے اسے لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ وہ کوئی غیر ملکی اعزاز نہیں پہنتا۔

لکھنؤ ۹/ اکتوبر۔ حکومت یوپی ایک مہنت مسودہ بل تیار کر رہی ہے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے مذہبی ٹرسٹوں کے انتظام میں اہم تبدیلیاں کی جائیں۔

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ سپین کے اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ جنرل فرینکو کے ہوائی جہازوں نے بارسیلونا میں ۲ سو ۵۰ ٹن وزنی روٹیاں مخالفین پر پھینکیں۔ اسی طرح ۳½ لاکھ سگریٹ پیکٹوں کی بارش کی۔

لاہور ۹/ اکتوبر۔ شب برات کی آتشبازی کے نتیجہ میں ایک مسلمان نوجوان ایسی بری طرح مجروح ہوا۔ کہ ہسپتال پہنچ کر مر گیا۔ دو تین مکانات کو آگ لگ گئی۔ مگر جلد قابو پا لیا گیا۔

مدراس ۹/ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس منسٹری کے فیصلہ کے مطابق گورنر نے برطانوی گورنمنٹ کو اس امر کی سفارش کر دی ہے کہ اندھرا دیش کو صوبہ مدراس سے الگ کر کے ایک نیا صوبہ بنا دیا جائے۔ دونوں کی اسمبلی اور وزارتیں الگ الگ ہوں۔ مگر گورنر ایک ہی ہو۔ اسی طرح مرکز بھی دونوں کا مدراس ہی رہے۔

لکھنؤ ۹/ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے احکام صادر کئے ہیں۔ کہ عدالت میں پیش ہونے کے لئے گواہوں کے نام جو سمن بھیجے جائیں۔ ان میں گواہ کے نام سے قبل لالہ۔ بابو۔ پنڈت۔ شیخ۔ مولوی۔ چودہری وغیرہ اعزازی لفظ بھی ضرور لکھا جائے

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے حلقۂ احباب میں فخریہ بیان کیا ہے کہ ہٹلر نے انہیں ایک ایسی رعایت دی۔ جو کبھی کسی کو اس نے نہیں دی۔ ہٹلر اپنی موجودگی میں کسی کو سگریٹ پینے کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن انہیں اس نے وہاں خود سگریٹ پیش کیا۔

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ بعض اخبارات کو حکومت کی طرف سے وارننگ دی گئی ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی میونچ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی نہ کریں۔ پولیٹیکل حلقوں میں اس خبر کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

شملہ ۹/ اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک نئی کتاب شائع کی ہے۔ جس میں گذشتہ ایک سو سال کے تمام قوانین درج ہیں۔ ۵ ہزار صفحات اور ۹ جلدیں ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں پاس شدہ قوانین بھی اس میں شامل ہیں۔

امرتسر ۹/ اکتوبر۔ میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں یہ تحریک پیش ہوئی۔ کہ شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے پانچ ہزار روپیہ دیا جائے۔ لیکن صرف ایک ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔ حالانکہ کمیٹی دربار صاحب کو ہر سال تین ہزار روپیہ دیتی ہے۔

بنارس ۸/ اکتوبر۔ یوپی کی کانگرسی گورنمنٹ کے ایک وزیر نے گاندھی جی کو لکھا تھا۔ کہ ہندوستانی زبان میں غیر قدرتی طور پر عربی اور سنسکرت کے الفاظ شامل نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے الفاظ کا کافی استعمال کیا جائے جن کی ابتدا سنسکرت سے ہوئی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے اس خط کے جواب میں ان کے خیال سے کامل اتفاق کا اظہار کیا ہے۔

ڈھاکہ ۹/ اکتوبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک ہندو کی جلاوطنی کے احکام منسوخ کر دیئے ہیں۔ جسے چھ سال پیشتر بنگال سے نکل جانے کا حکم ہوا تھا۔

صوفیہ ۹/ اکتوبر۔ جرمن کا اکانومی منسٹر وسطی یورپ کا دورہ کر رہا ہے جس سے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو سخت خطرہ ہے۔ اور وہ یہ خیال کر رہی ہیں۔ کہ جرمن اب ان پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کرے گا۔

لنڈن ۹/ اکتوبر۔ سلطان ابن سعود اپنے وزیر خارجہ کے ساتھ آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ فلسطین کے مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ سے گفت و شنید کریں۔ ان کے خیال میں اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز ناقابل عمل ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ فلسطین کو خودمختار ملک بنا دیا جائے۔ اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا انتظام کر دیا جائے۔

لاہور ۹/ اکتوبر۔ جاپانی قونصل جنرل ۱۸/ اکتوبر کو پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں "جاپان میں تعلیم اور صنعت" کے عنوان سے تقریر کریں گے۔ اور دلچسپ فلمیں بھی دکھائیں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی